بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشارات

رمضان کے مبارک مہینے کا خیر مقدم ۱۵ شعبان سے شروع ہو جاتا ہے۔ لاکھوں کروڑوں اہلِ ایمان کے ساتھ میں بھی اس قافلۂ خیر و برکت کا استقبال کرتا ہوں۔ یہ دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ اس ایمانی و تعبدی اور روحانی و اخلاقی ابرِ بہاری کی گہر پاشیوں سے تمام اہلِ ایمان، تمام خادمانِ دین، تمام احبّا و اصدقا اور تمام محسنوں اور خیر خواہوں کے ساتھ مجھے بھی دامنِ شوق بھر لینے کی توفیق دے۔

یہ تھوڑا سا وقت آئے گا اور جلد گذر جائے گا، مگر کتنے ہی اربابِ شوق کے سینوں میں یہ صبر و تقویٰ کے فانوس روشن کر جائے گا اور کتنے ہی مستانِ ہوس کے چہروں پہ کلونس چھوڑ جائے گا۔

قیامت میں کچھ لوگ ہوں گے جن کے لیے روزہ سفارشی بن جائے گا۔ اور کچھ وہ ہوں گے جن کے منحرفانہ رویے کی وجہ سے وہ ان کی سزا کا باعث بنے گا۔

میرا یہ عجیب مشاہدہ ہے کہ ہمارے وہ مسلمان بھائی جو سارا سال بظاہر خدا فراموش اور تارکِ دین دکھائی دیتے ہیں، ان کی ایک بڑی تعداد کی حالت رمضان کے ہلال کی جلوہ فشانی کے ساتھ ہی یکایک بدل جاتی ہے۔ جگہ جگہ بے شمار نئے لوگ مسجدوں کی طرف ٹوٹ پڑتے ہیں۔ گھر گھر سے قرآن پڑھنے کی صدا بلند ہونے لگتی ہے۔ سحری کے وقت دور دراز دیہات میں بھی ہر طرف چولہوں اور تنوروں میں بھی آگیں جلنے لگتی ہیں۔ افطاری کی تیاری کے لیے چہل پہل شروع ہو جاتی ہے۔ خیرات و صدقات دیئے جانے لگتے ہیں۔ لوگ دوسروں کو افطاریاں کراتے ہیں۔ مسجدوں میں سامانِ افطار بھجواتے ہیں، دوستوں اور

عزیزوں کو بھی اور غربا کو بھی کھانا کھلاتے ہیں۔ تراویح کے لیے بڑی مسجدوں میں کئی کئی صفیں کھڑی ہوتی ہیں اور بیشتر مقامات پر مہینے میں پورا قرآن سنانے کا انتظام ہوتا ہے۔ بالعموم روزہ داروں میں عام حالات کے مقابلے میں حرام سے بچنے اور بدگوئی اور جھگڑے سے احتراز کرنے کا احساس بڑھ جاتا ہے۔ یعنی روزہ دار کو گناہوں کے حملے سے بچنے کے لیے ڈھال مل جاتی ہے۔

لادینیت پسند قوتوں اور سیکولرسٹ سیاست بازوں اور بدآموز ذرائع ابلاغ کی اُگائی ہوئی جو زہریلی فصل چاروں طرف پھیل چکی ہے، رمضان کا سیلِ نور اس کے اثرات کے بڑے حصے کا صفایا کر جاتا ہے۔ رمضان کے دوران میں طاغوتی رجحانات دب دبا کر چھوٹے موٹے رخنوں میں سے کام کرتے رہتے ہیں۔ مگر کھلے بندوں وہ اپنی دکانیں رمضان کے رخصت ہونے پر ہی لگاتے ہیں[1]۔ اسی طرح علاقائیت اور لسان پرستی اور نسل و خاندان کا غرور وامتیاز اُس دن ملیامیٹ ہو جاتا

---

[1] حدیث کا یہ بیان برحق ہے کہ رمضان میں شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں، مگر یہاں مراد شیاطین جن ہیں، کیونکہ شیاطین انس تو ہمارے سامنے موجود رہتے ہیں۔

یعنی اصل طواغیت و شیاطین نے جو کام پہلے سے کر رکھا ہوتا ہے۔ وہ کام جاری رہتا ہے۔ مثلاً قسم قسم کی بدعقیدگیاں، قسم قسم کے فاسد افکار، قسم قسم کے مکروہ عادات، جرائم اور حرام خوری کی علتیں جو برسوں کی محنتوں سے شیاطین نے پیدا کی ہوتی ہیں۔ بس یک قلم میٹ نہیں جاتیں۔ بس ان کا زور کم ہو جاتا ہے اور ان کے مقابلے میں قوتِ خیر پہلے سے زیادہ مضبوط ہونے لگتی ہے۔

اسی طرح شیاطینِ جن نے جو شیاطینِ انس پیدا کیے ہوتے ہیں وہ معاشرے میں موجود رہتے ہیں جن اداروں کو انہوں نے اپنے ڈھب پر تیار کر دیا ہے، یا جن کے اندر خرابیوں کے جال پھیلائے ہوتے ہیں۔ یہ سب کچھ بھی کالعدم نہیں ہو جاتا ہے۔

روزہ دار کو ان بلاؤں سے عہدہ برآ ہونا پڑتا ہے۔ ورنہ رمضان میں کوئی آزمائش رہے ہی نہیں۔

ہے۔ جس دن دنیا بھر کے علاقوں سے مختلف بولیاں بولنے والے اور کئی نسلوں اور خاندانوں سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک ہی مرکزِ توحید پر جمع ہو کر ایک جیسے جامۂ احرام میں بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے لبیک اللّٰھم لبیک کہتے ہیں۔ اور مل کر منیٰ و عرفات اور مزدلفہ جاتے ہیں اور قربانیاں پیش کرتے ہیں۔

جو حکومتیں اسلام کا راستہ روکے کھڑی ہیں، جو لادین قوتیں اسلامی قانون کو پاس نہیں ہونے دیتیں اور جو کمیونسٹ اور ملحد عناصر مسلمان قوم کو بگاڑ کر پاکستان کی غایتِ وجود کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اور نتیجۃً اس وجود کی وجہِ جواز کی نفی کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں جاننا چاہیے کہ یہ نمازیں اور روزے اور حج اور صدقات، قرآن اور حدیث کے علوم، ہماری چودہ سو سال کی تاریخ — اور اس کے ساتھ جڑی ہوئی لمبی تاریخِ انبیاء، ہماری تقریبیں، ہمارے شعائر، ہماری اقدار اور ہماری روایات اتنی بڑی قوت ضرور ہیں کہ وہ مطالبۂ نظامِ اسلامی اور تقاضائے نفاذِ قانونِ اسلامی کے لیے بار بار افراد اور جماعتوں اور تحریکوں کی لہریں اور ریلے اٹھاتی رہیں گی، اور ایک نہ ایک ریلے میں تمہارے قدم اکھڑ جائیں گے اور جب تک نہیں اکھڑیں گے، اسلامی تحریکیت کے ریلے تمہیں کوئی سکھ کا سانس نہیں لینے دیں گے۔

ماہ رمضان بجائے خود لادینیت پسندوں کے لیے ایک زبردست تھپیڑا ہے۔

مقامِ افسوس ہے کہ یہ مقدس وقت جب کہ رمضان کا ابرِ رحمت ہمارے سروں پر چھایا ہوا ہے، جو نیجو صاحب نے برطانیہ میں مغربی طاقتوں کو یہ تسلی دلائی ہے کہ ہمارے ہاں شریعت وغیرہ نہیں آئے گی، ایسے کسی بل کے پاس ہونے کا خطرہ نہیں ہے، اور تم مطمئن رہو کہ ہم اسلام کو حکومت و عدالت کے دائرے میں گھسنے نہیں دیں گے۔ ؎

مرے اسلام کو اب قصۂ ماضی سمجھو — ہنس کے مس بولی تو پس مجھ کو بھی راضی سمجھو

آہ ماہِ رمضان — "مغربیت کی میں" — جونیجو صاحب — مسلم لیگ — اور "پاکستان کا مطلب کیا، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ"!

یا اللہ! اپنے بھیجے ہوئے ماہ رمضان کی برکت سے ہم فداکارانِ محمدؐ کو غیر مسلموں کے سامنے ذلیل ہونے سے بچائیے!

تصحیح

ترجمان القرآن ماہ اکتوبر ۱۹۸۶ء، شمارہ ۱۰۶ عدد میں ایک مضمون مولانا میر محمد حسین صاحب کا شائع ہوا ہے۔ اِس میں سورۃ توبہ کی آیت ۳۷ کے اندراج میں ایک لفظ کی فاش غلطی ہوئی مگر نہ صاحبِ علم مضمون نگار کو توجہ ہوئی، نہ کاپی پڑھنے والے رفیق کو اور آیت بدل کی نوبن چھپ گئی۔

اصل میں قرآن کی عبارت تھی فَیُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ، مگر لفظ حَرَّمَ کی جگہ اَحَلَّ چھپ گیا جس سے مطلب ہی اُلٹ جاتا ہے۔

اِس غلطی پر ہمیں بشیر فرخ صاحب نے ابوظہبی سے تازہ خط میں مطلع کر کے بڑی نیکی کی۔ اُن کے احساسات کے مطابق ہم سب لوگ جن کا تعلق کسی بھی حیثیت سے میر صاحب کے محولہ مضمون سے ہوا، اپنی کوتاہ کاری پر خدا سے طلب عفو کرتے ہیں۔ خصوصاً راقم مدیر سب سے بڑھ کر اس غلطی کا ذمہ دار ہے۔ وہ بھی خدا سے استغفار کرتا ہے۔ بشیر صاحب بھی ہمارے لیے دعا کریں اور دوسرے حضرات بھی۔ نیز اپنے اپنے رسالوں میں تصحیح کر لیں۔

واضح رہے کہ اس قسم کی غلطیاں بالارادہ اور کسی منصوبہ کے تحت نہیں کی جاتیں، بلکہ کوتاہی یا نادانستہ لغزش کی تعریف میں آتی ہیں۔ جان بوجھ کر کوئی مسلمان اپنی طرف سے قرآن کا کوئی لفظ نہ بدلتا ہے اور نہ پاس سے ڈالتا ہے۔ (ادارہ)